بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat

دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)

Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

ہر کام کے اعلیٰ نتائج پیدا کرنے کے لئے مستقل مزاجی شرط ہے

ذیلی تنظیمیں بھی اور جماعتی نظام بھی اپنے کام اور خاص طور پر وہ کام جس کو اللہ تعالیٰ نے ہمارا مقصد پیدائش قرار دیا ہے اس میں ایسی منصوبہ بندی کریں کہ وقت کے ساتھ سستی اور کمزوری کی بجائے ہر دن ترقی کی طرف لے جانے والا ہو

خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ مورخہ 27 / جنوری 2017 بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گذشتہ خطبہ میں میں نے نمازوں کی اہمیت اور ان کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی تھی۔ کئی لوگوں کے مجھے ذاتی خط آئے اور اپنی سستیوں پر شرمندگی کا اظہار کیا۔ کئی جگہ سے جماعتی نظام اور ذیلی تنظیموں سے خط آئے کہ واقعی اس معاملے میں سستی ہے۔ آئندہ سے اس طرف توجہ کا مضبوط پروگرام بنا رہے ہیں اور یہ بھی کہ انشاء اللہ آئندہ بھرپور کوشش کریں گے کہ سستیاں دور ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اس کی توفیق دے اور ہماری مساجد حقیقت میں آبادی کے بھرپور نظارے پیش کرنے والی ہوں لیکن انتظامیہ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہر کام کے اعلیٰ نتائج پیدا کرنے کے لئے مستقل مزاجی شرط ہے۔ شروع میں تو ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جو بڑے جوش سے کام شروع کرتے ہیں لیکن پھر کچھ عرصے بعد سستی پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے یہ انسانی فطرت بھی ہے۔ افراد میں سستی پیدا ہونی اتنے خطرناک نتائج پیدا نہیں کرتی گو کہ یہ بھی بہت قابل فکر بات ہے لیکن نظام میں سستی پیدا ہونا تو انتہائی خطرناک ہے اگر افراد کو توجہ دلانے والا نظام ہی سست ہو جائے یا اپنے کام میں عدم دلچسپی کا اظہار کرنے لگ جائے تو پھر افراد کی اصلاح بھی مشکل ہو جاتی ہے۔

پس ذیلی تنظیمیں بھی اور جماعتی نظام بھی اپنے کام اور خاص طور پر وہ کام جس کو اللہ تعالیٰ نے ہمارا مقصد پیدائش قرار دیا ہے اس میں ایسی منصوبہ بندی کریں اور ایسا پروگرام بنائیں کہ وقت کے ساتھ سستی اور کمزوری کی بجائے ہر دن ترقی کی طرف لے جانے والا ہو۔ ہماری عبادتوں کی ترقی ہی ہمیں کامیابیاں دلانے والی ہے۔ پس یہ بہت اہم چیز ہے۔ تمام نظام کو اس بارے میں بہت سنجیدہ ہونے کی ضرورت ہے۔ لجنہ اماء اللہ کو بھی اس بارے میں اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔ بچوں کی نمازوں کی گھروں میں نگرانی کرنا اور انہیں نمازوں کی عادت ڈالنا اور مردوں اور نوجوانوں کو مسجدوں میں جانے کے لئے مسلسل توجہ دلاتے رہنا یہ عورتوں کا کام ہے۔ اگر عورتیں اپنا کردار ادا کریں تو یہ غیر معمولی تبدیلی پیدا ہو سکتی ہے۔ اسی طرح میں یہاں ایسے لوگوں کی بھی درستی کرنا چاہتا ہوں جو یہ کہتے ہیں کہ ہمیں نمازوں کے متعلق نہ کچھ کہو نہ پوچھو کیونکہ یہ ہمارا اور خدا کا معاملہ ہے۔ کئی عورتوں کی شکایت آتی ہے کہ اگر ہم اپنے خاوندوں کو توجہ دلائیں تو وہ لڑنا شروع ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو میں کہتا ہوں کہ یہ بیشک بندے اور خدا کا معاملہ ہے لیکن توجہ دلانا اور پوچھنا نظام جماعت کا کام ہے اسی طرح بیویوں کا بھی کام ہے بلکہ فرض ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیوی اور خاوند کو یہ ارشاد فرمایا کہ جو نماز کے لئے پہلے جاگے وہ دوسرے کو نماز کے لئے جگائے اور اگر نہ جاگے یا سستی دکھائے تو پانی کے چھینٹے مارے۔ پس یہ سوچ غلط ہے کہ ہم ایسے معاملے میں آزاد ہیں ہمارا اور خدا کا معاملہ ہے۔ جس نظام سے اپنے آپ کو منسلک کر رہے ہیں اگر وہ اپنی جماعت کا جائزہ لینے کے لئے نمازوں کی ادائیگی کے بارے میں استفسار کرتا ہے تو بجائے چڑنے اور غصہ میں آنے کے تعاون کرنا چاہئے۔ بہر حال ہر ایک پر نمازوں کی اہمیت واضح ہونی چاہئے اور اس کے لئے اسے بڑے اہتمام سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

اس توجہ کے بعد اب میں نمازوں سے متعلق بعض باتیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالے سے پیش کروں گا جو عموماً فقہی

مسائل سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہی باتوں میں ایک بات رفع یدین کی ہے۔ یعنی نماز کی ہر تکبیر پر اور ہر حرکت پر ہاتھ اٹھانا اوپر کانوں سے لگانا۔ چنانچہ رفع یدین کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ اس میں چنداں حرج نہیں خواہ کوئی کرے یا نہ کرے احادیث میں بھی اس کا ذکر دونوں طرح پر ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی وقت رفع یدین کیا اور بعد میں ترک کر دیا۔

صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں کہ مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے بیان کیا کہ اوائل میں میں سخت غیر مقلد تھا اور رفع یدین اور آمین بالجہر کا بہت پابند تھا یعنی اونچی آواز میں آمین کہنا اور حضرت صاحب کی ملاقات کے بعد بھی میں نے یہ طریق مدت تک جاری رکھا۔ عرصہ کے بعد ایک دفعہ جب میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھی تو نماز کے بعد آپ نے مجھ سے مسکرا کر فرمایا کہ میاں عبداللہ اب تو اس سنت پر بہت عمل ہو چکا ہے اور اشارہ رفع یدین کی طرف تھا یعنی میاں عبداللہ صاحب کہتے ہیں کہ اس دن سے میں نے رفع یدین کرنا ترک کر دیا بلکہ آمین بالجہر کہنا بھی چھوڑ دیا اور میاں عبداللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت صاحب کو کبھی رفع یدین کرتے یا آمین بالجہر کہتے نہیں سنا اور نہ کبھی بسم اللہ بالجہر پڑھتے سنا۔ مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں کہ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا طریق عمل وہی تھا جو میاں عبداللہ صاحب نے بیان کیا۔

حضور انور نے فرمایا: لیکن ہم احمدیوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بھی اور آپ کے بعد آج تک بھی یہ طریق عمل رہا ہے کہ ان باتوں میں کوئی ایک دوسرے پر گرفت نہیں کرتا۔ بعض آمین بالجہر کرتے ہیں اونچی آواز میں کہہ دیتے ہیں۔ بعض نہیں کہتے۔ بعض رفع یدین کرتے ہیں، اکثر نہیں کرتے۔ اور اب تو بالکل نہیں کیا جاتا۔ سوائے جو بعض بالکل نئے آنے والے ہیں اور اس کے عادی ہیں وہ بھی آہستہ آہستہ چھوڑ دیتے ہیں۔

پھر ایک سوال ہوتا ہے کہ نماز میں ہاتھ باندھ کر جب کھڑا ہوتا ہے انسان قیام میں تو اس وقت ہاتھ کہاں باندھے جائیں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں کہ مجھ سے مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت خلیفہ اول کے پاس کسی کا خط آیا کیونکہ بعض لوگ ناف سے نیچے ہاتھ باندھتے ہیں بعض درمیان میں رکھتے ہیں بعض بہت زیادہ اوپر رکھتے ہیں تو اس بارے میں حضرت خلیفہ اول کے پاس ایک خط آیا کہ جب انسان کھڑا ہو نماز کے لئے نیت باندھ کے تو اس وقت ہاتھ کس طرح باندھنے ہیں۔ خط آیا کہ کیا نماز میں ناف سے اوپر ہاتھ باندھنے کے بارے میں کوئی صحیح حدیث بھی ملتی ہے۔ حضرت مولوی صاحب نے یہ خط حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے پیش کیا اور عرض کیا کہ اس بارہ میں جو حدیثیں ملتی ہیں وہ جرح سے خالی نہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ مولوی صاحب آپ تلاش کریں ضرور مل جائے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ شروع عمر میں بھی ہمارے اردگرد سب حنفی تھے مجھے ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا کبھی پسند نہیں ہوا بلکہ ہمیشہ طبیعت کا میلان ناف سے اوپر ہاتھ باندھنے کی طرف رہا ہے اور ہم نے بارہا تجربہ کیا ہے کہ جس بات کی طرف ہماری طبیعت کا میلان ہو وہ تلاش کرنے سے ضرور حدیث سے نکل آتی ہے۔ پس آپ نے حضرت خلیفہ اول کو فرمایا کہ آپ تلاش کریں ضرور مل جائے گی کیونکہ میرا میلان جس طرف ہے عموماً میں نے دیکھا ہے کہ حدیثیں اس بارے میں مل جاتی ہیں۔ مولوی سرور شاہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ اس پر حضرت مولوی صاحب گئے اور کوئی آدھا گھنٹہ بھی نہ گذرا تھا کہ خوش خوش ایک کتاب ہاتھ میں لے کے آئے اور حضرت صاحب کو اطلاع دی کہ حضور حدیث مل گئی ہے اور حدیث بھی ایسی ہے کہ جو علی شرط الشیخین ہے یعنی اس پہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر دونوں کا اتفاق ہے جس پر کوئی جرح نہیں ہے

ایک شخص نے سوال کیا کہ التحیات کے وقت نماز میں انگشت سبابہ کیوں اٹھاتے ہیں یعنی شہادت کی انگلی تو آپ نے فرمایا کہ لوگ زمانہ جاہلیت میں گالیوں کے واسطے یہ انگلی اٹھایا کرتے تھے اس لئے اس کو سبابہ کہتے ہیں یعنی گالی دینے والی انگلی۔ خدا تعالیٰ نے عرب کی اصلاح فرمائی اور وہ عادت ہٹا کر فرمایا کہ خدا کو واحد لاشریک کہتے وقت یہ انگلی اٹھایا کرو تا کہ اس سے وہ الزام اٹھ جائے۔ یعنی اس کا نام جو غلط رکھا ہے گالیاں دینے والی انگلی یہ گالیاں دینے والی انگلی نہ رہے بلکہ شہادت کی انگلی ہو جائے۔ ایسے ہی عرب کے لوگ پانچ وقت شراب پیتے تھے اس کے عوض میں پانچ وقت نماز رکھی۔

پھر رکوع و سجود میں قرآنی دعا کرنے کے بارے میں سوال ہوا مولوی عبدالقادر صاحب لدھیانوی نے سوال کیا کہ رکوع و سجود میں قرآنی آیات یا دعا کا پڑھنا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ سجدہ اور رکوع فروتنی کا وقت ہے اور خدا تعالیٰ کا کلام عظمت چاہتا ہے ماسوا اس کے حدیثوں سے کہیں ثابت نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی رکوع یا سجود میں کوئی قرآنی دعا پڑھی ہو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے کسی نے ایک دفعہ سوال کیا کہ سجدے میں قرآنی دعاؤں کا پڑھنا کیوں ناجائز ہے جبکہ سجدہ انتہائی تذلل کا مقام ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میرا تو یہی عقیدہ رہا ہے کہ سجدے میں قرآنی دعاؤں کا پڑھنا جائز ہے لیکن بعد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک ایسا حوالہ ملا جس میں آپ نے سجدے کی حالت میں قرآنی دعاؤں کا پڑھنا ناجائز قرار دیا ہے اسی طرح مسند احمد بن حنبل میں بھی اسی مضمون کی ایک حدیث مل گئی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ایک بات مل گئی تو پھر اس کے خلاف طریق اختیار کرنا درست نہیں گو وہ ہماری عقل میں نہ ہی آئے۔ ہم نے تو عمل کرنا ہے اس کے مطابق جو حکم ہے۔

اس بات کا ذکر آیا کہ جو شخص جماعت کے اندر رکوع میں آ کر شامل ہو اس کی رکعت ہوتی ہے یا نہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارا مذہب تو یہی ہے کہ لاصلوۃ الا بفاتحۃ الکتاب۔ کہ آدمی امام کے پیچھے ہو یا منفرد ہو ہر حالت میں اس کو چاہیئے کہ سورۃ فاتحہ پڑھے مگر امام کو چاہیئے کہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھے تا کہ مقتدی سن بھی لے اور اپنا پڑھ بھی لے، یا ہر آیت کے بعد امام اتنا ٹھہر جائے کہ مقتدی بھی اس آیت کو پڑھ لے۔ بہرحال مقتدی کو یہ موقع دینا چاہیئے کہ وہ سن بھی لے اور اپنا پڑھ بھی لے سورۃ فاتحہ کا پڑھنا ضروری ہے کیونکہ وہ ام الکتاب ہے لیکن جو شخص باوجود اپنی کوشش کے جو وہ نماز میں ملنے کے لئے کرتا ہے آخر رکوع میں آ کر ملتا ہے اور اس سے پہلے نہیں مل سکا تو اس کی رکعت ہوگئی اگرچہ اس نے سورۃ فاتحہ اس میں نہیں پڑھی کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس نے رکوع کو پالیا اس کی رکعت ہوگئی۔ ہاں جو شخص عمداً سستی کرتا ہے اور جماعت میں شامل ہونے میں دیر کرتا ہے تو اس کی نماز ہی فاسد ہے۔

ایک شخص نے سوال کیا کہ جو شخص نماز میں الحمد امام کے پیچھے نہ پڑھے اس کی نماز ہوتی ہے یا نہیں۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ سوال نہیں کرنا چاہیئے کہ نماز ہوتی ہے یا نہیں یہ سوال کرنا چاہیئے کہ نماز میں الحمد امام کے پیچھے پڑھنا چاہیئے کہ نہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ ضرور پڑھنی چاہیئے۔ ہونا یا نہ ہونا تو خدا تعالیٰ کو معلوم ہے حنفی نہیں پڑھتے اور ہزاروں اولیاء حنفی طریق کے پابند تھے اور خلف امام الحمد نہیں پڑھتے تھے جب ان کی نماز نہ ہوتی تو وہ اولیاء اللہ کیسے ہو گئے؟ چونکہ ہمیں امام اعظم سے ایک طرح کی مناسبت ہے اور ہمیں امام اعظم کا بہت ادب ہے، ہم یہ فتویٰ نہیں دے سکتے کہ نماز نہیں ہوتی اس زمانے میں تمام حدیثیں مدون و مرتب نہیں ہوئی تھیں اور یہ بھید جو کہ اب کھلا ہے پہلے نہیں کھلا تھا اس واسطے وہ معذور تھے اور اب یہ مسئلہ حل ہو گیا اب اگر نہیں پڑھے گا تو بیشک اس کی نماز درجہ قبولیت کو نہیں پہنچے گی۔

حضور انور نے فرمایا: نمازیں بعض دفعہ جمع ہوتی ہیں ظہر عصر کی یا مغرب عشاء کی۔ بعد میں آنے والوں کو صحیح پتا نہیں ہوتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سنا ہے کہ اگر امام عصر کی نماز پڑھا رہا ہو اور ایک ایسا شخص مسجد میں آجائے جس نے ابھی ظہر کی نماز پڑھنی ہو یا عشاء کی نماز ہو رہی ہو اور ایک ایسا شخص مسجد میں آجائے جس نے ابھی مغرب کی نماز پڑھنی ہو اسے چاہیئے کہ وہ پہلے ظہر کی نماز علیحدہ پڑھے اور پھر امام کے ساتھ شامل ہو یا مغرب کی نماز پہلے علیحدہ پڑھے اور پھر امام کے ساتھ شامل ہو۔

جمع بین الصلوتین کی صورت میں بھی اگر کوئی شخص بعد میں مسجد میں آتا ہے جبکہ نماز ہو رہی ہو تو اس کے متعلق بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا یہی فتویٰ ہے کہ اگر اسے پتا لگ جاتا ہے کہ امام عصر کی نماز پڑھا رہا ہے تو اسے چاہیئے کہ پہلے ظہر کی نماز علیحدہ پڑھے اور پھر امام کے ساتھ شامل ہو۔ اسی طرح اگر اسے پتا لگ جاتا ہے کہ امام عشاء کی نماز پڑھا رہا ہے تو وہ پہلے مغرب کی نماز علیحدہ پڑھے اور پھر امام کے ساتھ شامل ہو لیکن اگر اسے معلوم نہ ہو سکے کہ یہ کون سی نماز پڑھی جا رہی ہے تو وہ جماعت کے ساتھ شامل ہو جائے۔ ایسی صورت میں جو امام کی نماز ہوگی وہی نماز اس کی ہو جائے گی بعد میں وہ اپنی پہلی نماز پڑھ لے مثلاً اگر عشاء کی نماز ہو رہی ہے اور ایک ایسا شخص مسجد میں آجاتا ہے جس نے ابھی مغرب کی نماز پڑھنی ہے تو اگر اسے پتا لگ جاتا ہے کہ یہ عشاء کی نماز ہے تو وہ مغرب کی نماز پہلے علیحدہ پڑھے پھر امام کے ساتھ شامل ہو لیکن اگر اسے معلوم نہ ہو سکے کہ یہ کون سی نماز ہو رہی ہے تو وہ امام کے ساتھ شامل ہو جائے اس صورت میں اس کی عشاء کی نماز ہو جائے مغرب کی نماز وہ بعد میں پڑھ لے یہی صورت عصر کے متعلق ہے۔

شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا معمول شروع سے ہی یہ تھا کہ آپ سنن اور نوافل گھر پر پڑھا کرتے تھے اور فرض نماز جماعت کے ساتھ مسجد میں پڑھا کرتے تھے۔ یہ التزام آپ کا آخر وقت تک رہا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دفعہ درس قرآن مجید میں فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی یہ عادت تھی کہ آپ فرض پڑھنے کے بعد فوراً اندرون خانہ چلے جاتے تھے اور ایسا ہی اکثر میں بھی کرتا ہوں

اس سے بعض نادان بچوں کو بھی غالباً یہ عادت ہوگئی ہے کہ وہ فرض پڑھنے کے بعد فوراً مسجد سے چلے جاتے ہیں اور ہمارا خیال ہے کہ وہ سنتوں کی ادائیگی سے محروم ہوجاتے ہیں۔ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام اندر جا کر سب سے پہلے سنتیں پڑھا کرتے تھے ایسا ہی میں بھی کرتا ہوں۔

اس بارے میں سوال ہوا کہ امامت کو بطور پیشہ اختیار کرنا چاہئے کہ نہیں؟ فرمایا جنہوں نے امامت کا ایک پیشہ اختیار کر رکھا ہے وہ پانچ وقت جا کر نماز نہیں پڑھتے بلکہ ایک دوکان ہے کہ ان وقتوں میں جا کر کھولتے ہیں اور اسی دوکان پر ان کا اور ان کے عیال کا گزارہ ہے۔پس یہ امامت نہیں یہ تو حرام خوری کا ایک مکروہ طریقہ ہے۔فرمایا: میرے نزدیک جو لوگ پیشہ کے طور پر نماز پڑھاتے ہیں ان کے پیچھے نماز درست نہیں وہ اپنی جمعرات کی روٹیوں یا تنخواہ کے خیال سے نماز پڑھاتے ہیں۔اگر نہ ملے تو چھوڑ دیں۔

پھر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کافر کہنے والے ہیں ان کے پیچھے نماز پڑھنے کے متعلق فرمایا کہ تکفیر کرنے والے اور تکذیب کی راہ اختیار کرنے والے ہلاک شدہ قوم ہیں اس لئے وہ اس لائق نہیں ہیں کہ میری جماعت میں سے کوئی شخص ان کے پیچھے نماز پڑھے۔کیا زندہ مردہ کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے پس یاد رکھو کہ جیسا خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہئے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔اسی کی طرف حدیث بخاری کے ایک پہلو میں اشارہ ہے کہ اِمامکم منکم۔

دو آدمیوں نے بیعت کی۔ایک نے سوال کیا کہ غیر احمدی کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں فرمایا وہ لوگ ہم کو کافر کہتے ہیں اگر ہم کافر نہیں ہیں تو وہ کفر لوٹ کر ان پر پڑتا ہے مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہے اس واسطے ایسے لوگوں کے پیچھے نماز جائز نہیں۔فرمایا جو خاموش ہیں جو کچھ نہیں کہتے وہ بھی انہی میں شامل ہیں ان کے پیچھے بھی نماز جائز نہیں کیونکہ وہ اپنے دل کے اندر کوئی مذہب مخالفانہ رکھتے ہیں جو ہمارے ساتھ بظاہر شامل نہیں ہوتے۔تم اگر ان میں رَلے ملے رہے تو خدا تعالیٰ جو خاص نظر تم پر رکھتا ہے وہ نہیں رکھے گا پاک جماعت جب الگ ہو تو پھر اس میں ترقی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں خالص ہو کر اس جماعت کا فرد بننے کی توفیق عطا فرمائے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے چاہتے ہیں۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے فرمایا: الجزائر کے احمدیوں کے لئے دعا کیلئے کہنا چاہتا ہوں۔یہ نئی جماعت ہے اکثریت ان میں سے نومبائعین کی ہے لیکن بڑے مضبوط ایمان والے ہیں آجکل حکومت کی طرف سے بڑی سختی ہو رہی ہے۔بلاوجہ مقدمے قائم کئے جا رہے ہیں بعض کو جیل میں بھیج دیا گیا ہے۔الزام یہ ہے کہ یہ بھی اسی طرح ہے جس طرح داعش ہے نعوذ باللہ۔جج ہیں وہ بھی بے انصافی کر رہے ہیں بلکہ انتہا کی ہوئی ہے۔ایک احمدی سے جج نے کہا اگر تم انکار کر دو احمدیت سے تو میں ابھی تمہیں چھوڑ دیتا ہوں تو اس نے کہا میں مر جاؤں گا پر احمدیت نہیں چھوڑوں گا اپنے ایمان کو نہیں چھوڑوں گا کیونکہ یہی صحیح اسلام ہے جو مجھے اب پتا لگا ہے اس پر جج نے کہا کہ اچھا اب تم نے یہ کہا ہے تو میں تمہیں ساری عمر کے لئے جیل میں رکھوں گا اور تم جیل میں ہی مرو گے۔اس نے کہا ٹھیک ہے جو آپ نے کرنا ہے کریں تو یہ حالات ہیں وہاں آجکل۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ احمدیوں کے لئے آسانیاں پیدا فرمائے وہاں اور انہیں ثبات قدم بھی عطا فرمائے اور مخالفین اور دشمن اسلام جو ہیں دشمن احمدیت جو ہیں جو حرکتیں کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے شر ان پر الٹائے اور اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ان ظالموں سے اپنی پناہ میں رکھے۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 27 January 2017

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar, Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB